QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

مطالعہ یہودیت میں مسلم مفکرین کے مناہج: قرآنی وحدیثی تناظرات اور مختلف آراء کا تجزیاتی مطالعہ

Approaches of Muslim Thinkers in the Study of Judaism: Analytical Examination of Qur'anic and Hadith Correspondences and Various Perspectives

Noreen Tahir
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Punjab University Lahore, Pakistan
ntj1980@hotmail.com

Umer Yousaf
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore
yousafumer329@gmail.com

Dr. Muhammad Tufail Sajid
Head Master, Govt. High School Noor Pur Dogran, Kasur.
Email: tufailsajidsst@gmail.com

The study explores the methodologies employed by Muslim intellectuals in examining Judaism, focusing on Quranic and Hadith references and diverse viewpoints. This analytical inquiry delves into the comparative analysis of Islamic and Judaic teachings, shedding light on the intersections and divergences between the two faiths. By examining various perspectives, the study aims to provide insights into the nuanced approaches adopted by Muslim thinkers in understanding Judaism, thereby contributing to interfaith dialogue and scholarly discourse.

Keywords: Muslim thinkers, Judaism, Quranic references, Hadith, comparative analysis, interfaith dialogue, scholarly discourse.

DOAJ
Academic Resource Index ResearchBib
Journament
CiteFactor
اشاریہ اردو جرائد
Eoi Electronic Object Identifier
I2OR
Cosmos

تمہیدی مبحث

یہودیت دنیا کے قدیم ترین اور بڑے مذاہب میں سے ایک ہے جو حضرت موسیٰؑ سے منسوب ہے یہ الہامی مذاہب میں سے پہلا مذہب ہے اس مذہب کے ماننے والے حضرت موسیٰؑ سے قبل بت پرستی میں مبتلا تھے ان بتوں کی نسبت حضرت نوحؑ اور اُن کی اولاد میں سے مقدس ہستیوں کی طرف کی جاتی ہے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک اس مذہب کا پرچار ہو رہا ہے اور اس مذہب سے منسوب لوگوں کی زیادہ تر آبادی فلسطین میں آباد ہے. اب درج ذیل میں اس مذہب کا تعارف سپرد قرطاس کیا جائے گا۔

محمد نواز چودھری یہودیت کی تاریخ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"یہودیت دنیا کے قدیم مذاہب میں سے ہے اور یہودیوں کے مطابق اس مذہب کا آغاز حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوا جو انبیاء کرام میں ایک عظیم نبی ہیں اور دنیا کے تینوں بڑے سامی مذاہب کے روحانی پیشوا اور امام ہیں۔ تاریخ ادیان کا باقاعدہ اور منظم آغاز انہیں سے ہوا اور منظم تبلیغ کا آغاز کرنے والے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"[1]

حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں آپ علیہ السلام سامی ادیان میں عظمت کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں آپ علیہ السلام کے دو بیٹوں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بلند مراتب سے نوازا حضرت اسحاق علیہ السلام کے دو بیٹے حضرت یعقوب اور عیسو ہیں پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے ہیں اور اُن کے نام یہ ہیں۔ 1راؤبین 2۔ شمون 3۔ لاوی 4۔ یہودا 5۔ یساکر یہودا 6۔ زبولون 7۔ یوسف 8۔ بنیامین 9۔ دان 10۔ نفتالی 11۔ جار 12۔ اشیر۔[2]

مولانا مودودی یہودیت کے بارے تفصیلات فراہم کی ہیں ان کو مندرجہ ذیل بیان کیا جارہا ہے۔ مولانا مودودیؒ (م 1979ء) فرماتے ہیں:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی دو بڑی شاخیں تھیں ایک کا تعلق حضرت اسماعیل علیہ السلام سے تھا عرب اور اس کے دیگر قبائل کا تعلق اسی شاخ سے تھا جب کہ دوسری کا تعلق حضرت اسحاق علیہ السلام سے اور ان کے بیٹے یعقوب علیہ السلام سے تھا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام اصل میں اسرائیل تھا اس لیے ان کی نسل بنی اسرائیل کہلاتی ہے۔[3]

یہودی تاریخ کے بارے مولانا مودودی کے نکتہ نظر کے بعد ہم دیگر مصنفین کی آراء کو بھی سرسری طور پر جانچیں گے۔ یوسف ظفر (م 1972ء) تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت اسحاق کے دو جڑواں بیٹے عیسو اور یعقوب تھے جس کا نام عبرانی میں اسرائیل ہے جو "اسرا" اور "ایل" کا مرکب ہے. عربی میں اس سے مراد ہے "عبداللہ" یعنی اللہ کا بندہ۔ یہود و نصاریٰ کے اوائل خاندان اسی نسبت سے منصوب ہیں آپ کے بارہ بیٹے تھے بڑے کا نام یہودا اور سب سے چھوٹے کا نام بنیامین تھا۔[4]

یوسف ظفر صاحب نے لفظی مفاہیم کو واضح کیا ہے۔ اور خاندانی و نسلی کیفییت بارے صراحت کی ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق:

"بنی اسرائیل کا لفظ وسیع معنی رکھتا ہے اور یہ لفظ حضرت اسرائیل (یعقوب) کے سارے بیٹوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ یہودیت کی تعلیمات صرف حضرت یعقوب کی اولاد تک محدود رہی ہیں اس لیے یہ لفظ (بنی اسرائیل) ایک نسلی گروہ کے لئے مخصوص ہو کر رہ گیا۔[5]

اس کے مطابق یہودیت کا اطلاق بنی اسرائیل میں صرف اولاد یعقوب پر ہی ہو سکتا ہے۔ عبدالکریم شہرستانی (م 1153ء) تحریر کرتے ہیں:

---

[1]Muḥammad nawāz, muṭālia'h madhāhib a'lam (Lāhōr: Polimar publishers urdu bāzār, 1994), 244

[2]A'bdul wahāb al-najār, qaṣaṣ al-qurān, dar al-aḥyā' al-turāth (Beirūt: 1994), 144

[3]Maulānā maudōdī, yahōdiyat qurān kī rōshnī (Lāhōr: Islamic publications, 1985), 41

[4]Yōusaf ḍafar, yahōdiyat (Lāhōr: nafīs printers), 15

[5]Urdu da'rah mua'rif (Lāhōr: Danish gāh), 355

"یہود کو یہود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ حضرت موسیٰ کی امت ہیں ان کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے تورات نازل کی جو کہ پہلی کتاب تھی۔ حضرت ابراہیم پر جو کچھ منزل من اللہ تعالیٰ ہوا وہ کتاب نہیں بلکہ صحیفے تھے۔"[6]

یہاں البتہ یہ رائے پیش کی گئی ہے کہ یہودیت کا اطلاق امت موسی پر ہو گا اور اس کی وجہ تورات کا نزول ہے۔ڈاکٹر ذاکر نائیک کے مطابق:

"یہودیت بڑے سامی مذاہب میں سے ایک مذہب ہے اور اس کے پیروکار یہودی کہلاتے ہیں اور یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ورسالت پر یقین رکھتے ہیں۔"[7]

یہاں پر بھی شہرستانی کے موافق کی رائے پیش کی گئی ہے۔ اور یہودیت کو خاص حضرت موسی سے منسوب کیا گیا ہے۔ عادل فراز کے مطابق:

"یہودیت ایک الہامی مذہب ہے جو سامی نسل لوگوں پر نازل کیا گیا۔ اس کے بہت سے فرقے ہیں جن میں اصل تعلیمات کے حوالے سے کافی اختلاف ہے۔ یہ ایک نسلی مذہب ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا جو ابراہیم سے کیا تھا کہ آپ ایک بڑی قوم کے باپ ہوں گے۔ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے ہوئے جن میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو نبوت ملی۔ یہودیوں کی مقدس کتاب تورات ہے جو عہد نامہ قدیم کے نام سے جانی جاتی ہے۔ توریت حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی اور انہی کی پیروی میں یہودیت نے ایک منظم مذہب کی شکل اختیار کی۔"[8]

یہودیت کے بارے رائے دیتے ہوئے یہاں کچھ تفصیل پیش کی گئی ہے اور جد امجد، پیغمبر اور نسل والہامی کتاب کے بارے وضاحت کی گئی ہے۔ یوسف ظفر کے مطابق:

"یہ فخر اسی قوم کو حاصل ہے کہ اس کے گھر میں یہودیت اور نصرانیت دونوں مذاہب ظہور پذیر ہوئے لیکن یہ جہالت بھی اسی قوم کا خاصہ ہے کہ اس نے اللہ کے پیغام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کو حضرت اسماعیل علیہ السلام پر فوقیت اور برتری دینے کی غرض سے تورات میں تحریفات کیں۔"[9]

یوسف طفر نے یہودیت و نصرانیت و بنی اسرائیل کے ساتھ خاص کیا ہے۔ مولوی محبوب عالم (م 1937ء) کے مطابق:

"یہود قوم بنی اسرائیل کے نام سے جانی جاتی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے تھے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہِ طور کی طرف چلے اور 40 سال تک وہاں رہے اس دوران حضرت موسیٰ پر تورات نازل ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ کی وفات کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام نبی بنے اور کنعان کو فتح کرنے کے بعد وہاں رہے۔ بعد میں بنی اسرائیل میں فتنے پیدا ہونے

---

[6] Aʻbdul karīm shehrstānī, al-malal wa al-naḥal,(Qāhirah, 1367 A.H), 210

[7] Al-karīm nāʼīk, khudā kā taṣawur madhāhib aʻlam main, translator: muḥammad zāhid malik (Lāhōr: zubair publishers, 2006), 27

[8] Aʻdil farāz, ikhlāqiyat, madhāhib aʻlam kī naḍar main (Lāhōr: apna idārah), 29

[9] Yōusaf ḍafar, yahōdiyat, 3

لگے جس کی وجہ سے ان میں بادشاہ پیدا ہوئے۔ پہلے بادشاہ طالوت اسی طؒ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام بادشاہ بنے اس کے بعد یہود کی دو سلطنتیں بن گئیں اور سلطنت یہود اور دوسری سلطنت بنی اسرائیل۔"[10]

یہاں کچھ مزید تفصیلات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اور ابتدائی وارتقائی پہلو زیر بحث لائے گئے ہیں۔ مولانا مودودیؒ (م 1979ء) کے مطابق:

"انبیاء کرام میں سے کوئی یہودی نہ تھا اور نہ یہودیت کوئی مذہب تھا۔ یہ مذہب بہت بعد میں پیدا ہوا اور حضرت یعقوب کے چوتھے بیٹے یہودا سے منصوب ہوا۔ یہودا کی نسل کیونکہ غالب تھی اس لئے ان پر یہودی لفظ کا اطلاق ہونے لگا۔ اس مذہب کے اندر ربیّوں اور احبار نے اپنے نظریات شامل کر دیے اور عقائد اور مذہبی رسومات کا ایک نیا ضابطہ بنادیا جو یہودیت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہودی اپنی نسل کے اعتبار سے بنی اسرائیل ہیں۔"[11]

یہاں مولانا مودودی نے نسلی مباحث کی بجائے ان کے اعتقادات کو واضح کیا ہے۔ کیرن آرم سٹرانگ ایک عالمی شہرت یافتہ مصنفہ ہیں۔ وہ برطانیہ میں ویسٹ مڈلینڈ کے علاقے ووسٹر شائر میں 14 نومبر 1944ء کو پیدا ہوئیں۔ وہ یہودیوں کے بارے میں لکھتی ہیں:

"یہودی دعوے دار ہیں کہ وہ خدا کے چہیتے ہیں۔ یہ دعویٰ غلط سہی مگر بے بنیاد نہیں ہے۔ یہودی میسو پوٹیما سے آئے تھے کچھ عرصہ کے لئے یہ لوگ کنعان میں مقیم رہے پھر 1750 قبل مسیح کے قریب قحط سے دوچار ہوئے۔ اس پریشانی کے عالم میں ان کے بارہ قبائل مصر کی جانب ہجرت کر گئے۔ مصر میں یہ خوب پھلے پھولے اور خوب خوشحال ہوئے۔"[12]

یہودیوں کے غلط عقائد کو زیر بحث لاتے ہوئے ان کا مبدا وماخذ واضح کیا گیا ہے۔ ابوالحسن ندویؒ (م 1999ء) فرماتے ہیں:

"یہودیت کی تاریخ ان کی مادیت پرستی، رقابت، لالچ وہوس، نسلی غرور، اقتدار پرستی میں بدل گئی اور ان کا قومی تکبر ان کے ادب ولٹریچر ان کے افکار و نظریات اور انقلابی تحریکوں سے ظاہر ہے اور ان کے نظام میں دنیاوی زندگی سے بے رغبتی، اللہ سے ملاقات، آخرت کی طلب، ضبط نفس، انسانیت پرؒم جیسے جذبات کا فقدان ہے۔"[13]

یہودیت میں پائے جانے والی عادات قبیحہ وسیئہ کو واضح کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مبارک علی کے مطابق:

"یہودیوں نے سیاسی اتار چڑھاؤ کی وجہ سے بہت سی اذیتوں کا سامنا کیا ہجرت کے مصائب برداشت کئے اسی وجہ سے اپنی شناخت کو قائم رکھنے کا یہ جذبہ قوم سے زیادہ ان میں پایا جاتا ہے۔ یہودیوں نے بحیثیت قوم اپنی شناخت کو خوب برقرار رکھا ہے۔ یہ اپنی روایات پر قائم ہیں۔ ان کے مذہبی راہنما ربی کہلاتے ہیں۔ ان کا اتحاد انہیں تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار رکھتا ہے۔"[14]

---

[10] Maulvī meḥbōb a'lam, islāmī encyclopedia, S.N, 840

[11] Maulāna maudōdī, tafhīm al-qurān (Lāhōr: tarjuman al-qurān), 49/5

[12] Ciaran arm strong, prōshalam, translator: ṭāhir manṣōr fārōqī (Lāhōr: takhlīqāt), 1

[13] Abō al-ḥassan nidwī, ma'rkah imān wa mādiyat (Karāchī: majlis tashriyāt islām, 1981), 13

[14] Dr mubārak a'lī, tārīkhī aur madhhabī teḥrīkain (Lāhōr: fiction house, 1998), 88

یہاں یہودیت کی قائم شدہ سوچ وفکر کو تاریخی محرکات کے تناظر میں واضح کیا گیا ہے۔ یہودیوں کی عادت تھی کہ جب بھی کوئی نبی ان کے مزاج وعادات کے برعکس تعلیمات لے کر آتا تو یہ اس کی مخالفت کرتے اور اسے قتل کروادیتے یہود کو جو الہامی کتاب عطا کی گئی اس کا نام تورات ہے۔ علامہ شہرستانی فرماتے ہیں:

"ان الله تعالىٰ خلق آدم بیده و خلق جنة عدن بیده وکتب التورة بید۔"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور جنت عدن کی تخلیق بھی اپنے ہاتھوں سے کی اور تورات کو بھی اپنے ہاتھوں سے لکھا"۔[15]

رسول چیمہ کے مطابق:

"یہود حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں ان کا لقب اسرائیل تھا۔ حضرت یعقوب کی نسبت سے یہ بنی اسرائیل کہلائے۔ سب سے زیادہ انبیاء کرام اس قوم میں آئے۔ تقریباً ستر ہزار انبیاء کرام کا تعلق اس قوم سے ہے۔"[16]

یہودیوں کی کتب مقدسہ:

یہودیوں کی مقدس کتاب تورات ہے جس کو قانون کی حیثیت حاصل ہے۔ اس میں پانچ کتابیں شامل ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں۔

کتاب پیدائش: اس میں تخلیق آدم سے لے کر حضرت یوسف علیہ السلام تک کے حالات مذکور ہین۔

کتاب خروج: اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے متعلق واقعات کا بیان ہے۔

کتاب اخبار: اس میں حلال وحرام اور مذہبی احکامات مذکور ہیں۔

کتاب اعداد: اس میں بنی اسرائیل کی مختلف شاخوں کی تقسیم اور ہر قبیلے کے افراد کی تعداد کا ذکر ہے۔

کتاب استشناء: اس کو مذہبی قوانین کی کتاب بھی کہتے ہیں۔

تورات کی پانچ کتابیں دنیا میں الٰہی مذہب کے تعارف کو بیان کرتی ہیں۔17

یہودی فرقے:

علامہ ابن حزمؒ (م452ھ) نے یہودیوں کے پانچ فرقے بتائے ہیں:

1. سامریہ: یہ سامریہ شہر کے باسی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کے تمام انبیاء کرام کے منکر ہیں۔
2. صدوقیہ: یہ فرقہ صدوق نامی یہودی کی طرف منصوب ہے یہ فرقہ یمن کے اطراف میں رہتا ہے اور حضرت عزیز کے ابن اللہ ہونے کا قائل ہے۔
3. عنانیہ: یہ لوگ عنان وادی یہودی کے پیروکار ہیں۔ یہ لوگ شرائع تورات اور جو کچھ انبیاء کرام لائے ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
4. ربانیہ: یہ فرقہ اقوالِ اخبار اور ان کے مذہب کا قائل ہے۔

[15] Ibn-e-ḥazam, al-malal wa al-nakhl (Beirūt: dar al-muaʻārif, 1993), 249

[16] Rasōl chīmah, madhāhib aʻlam kā taqābulī muṭaliaʻah (Lāhōr: ghulām rasōl and sons, 2012), 318

[17] Maulānā professor muḥammad yousaf khan, taqābul adiyān (Lāhōr: maktabah syed aḥmad shahīd), 182

5. عیسویہ: یہ لوگ ابو عیسیٰ اصفہانی یہودی کے پیروکار ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ کی نبوت کے قائل ہیں۔[18]

ابن قیمؒ (م 751ھ) علماء یہود کے بارے میں لکھتے ہیں:

"تمام یہودی علماء جانتے ہیں کہ تورات کا جو نسخہ ان کے یہاں رائج ہے وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی ہوئی تورات نہیں ہے کیونکہ آپ کو بنو اسرائیل کی طرف سے تحریفات اور تاویلات کا خطرہ تھا اس لئے آپ نے اس کو اپنے خاندان بنو لاوی کے سپرد کر دیا تھا اور بقیہ تورات کو حضرت ہارون کی اولاد کے حوالے کر دیا تاکہ وہ لوگوں کی تحریف سے محفوظ رہے لیکن بخت نصر نے بیت المقدس پر غلبہ پانے کے بعد لوگوں کو قتل عام کیا اور یہودیوں کے ہیکل جلا ڈالے نیز ان کے آئمہ میں سے کسی نے بھی تورات یاد نہیں کی تھی بلکہ فصلیں یاد کی تھیں۔"[19]

مولانا مودودیؒ (م 1979ء) علماء یہود کے بارے میں فرماتے ہیں:

"علماء یہود کا سب سے بڑا قصور یہ تھا کہ انہوں نے کتاب اللہ کے علم کی اشاعت کرنے کی بجائے ربیّوں اور مذہبی پیشہ وروں کے ایک محدود طبقے میں مقید رکھا۔ ان لوگوں نے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کلام الٰہی کے معنی کو اپنی خواہشات کے مطابق بدل ڈالا اور بائبل کی تفسیروں کو اپنی قومی تاریخ، اپنے اوہام، اپنے خیالی فلسفوں اور اجتہادات و قیاسات کو حقیقی کلام الٰہی سے غلط ملط کر دیا اور یہ تاریخی فلسفہ اور مفسر کی تاویل اللہ کا قول بن کر رہ گیا۔ لہٰذا عہد نامہ عتیق کی کتب خمسہ اصل تورات نہیں بلکہ اصل تورات دنیا سے ناپید ہو چکی ہے۔"[20]

کتاب اللہ اور دینی امور کے ساتھ یہودیوں کا جو رویہ رہا اس کی حقیقت کو مولانا مودودی نے واضح کیا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ (م 1762ء) یہود کے رویے کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہود کا دعویٰ ہے کہ وہ تورات پر ایمان رکھتے ہیں لیکن ان کی غلطی اور گمراہی یہ تھی کہ انہوں نے تورات کے احکامات بدل ڈالے۔ یہ تبدیلی الفاظ میں بھی کی گئی اور معنی و مفہوم میں بھی۔ یہودیوں نے بہت سی آیات کو چھپایا نیز تورات کے احکامات پر عمل کرنے میں کوتاہی برتی اور یہ لوگ مذہبی تعصب میں بہت سخت تھے۔ حضور ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتے طنز و گستاخی کے مرتکب ہوئے۔"[21]

شاہ ولی اللہ نے ان کے لفظی و معنوی تحریفات و کو واضح کرتے ہوئے ان کے نظریات کی تصریح کی ہے۔

حضرت موسیٰ کا تعارف:

اسرائیلی پیغمبروں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام جلیل القدر اور صاحب شریعت نبی ہیں۔ ان کا ذکر قرآن کے بیشتر سورتوں میں آیا ہے جن میں البقرۃ، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف، یونس، ھود، ابراہیم، بنی اسرائیل، کہف، مریم، احزاب، صٰفٰت، مومن، زخرف، ذاریات، صف اور نازعات شامل ہیں۔ آپ بنی اسرائیل کے اولوالعزم پیغمبر اور رسول ہیں۔ آپ کی پیدائش اور پھر بعد کی

---

[18] Yōusaf ḍafar, yahōdiyat (Lāhōr: nafīs printers), 183/1

[19] Ibn al-qayam al-jōziyah, yahōd wa naṣārā tarīkh ke ā'ynay main, translator: zubair aḥmad salfī (Lāhōr: sajād publications), 242.

[20] Maulānā maudōdī, sīrat sarwar a'lam (idārah tarjumān al-qurān metro printers), 627

[21] Shah walī Allah, al-fauz al-kabīr fī aṣōl al-tafsīr, translator: Maulānā syed muḥammad mehdī, 24

ساری زندگی قدرت الٰہی کا بہترین نمونہ ہے۔ وقت کی جابر حکومت سے ٹکر لے کر اس کا تختہ اُلٹ دینا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کارنامہ ہے جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

حضرت موسیٰؑ از روئے قرآن:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں حضرت موسیٰ کا تذکرہ فرمایا ہے جن میں سے چند ایک آیات مندجہ ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

"وَاذْكُرْ فِي الكتابِ موسىٰ اِنَّهُ كَانَ مُخْلِصًا وَكانَ رَسُوْلاً نبِيّاً وَنا دَيْنَاهُ مِنْ جَانِبُ الطُّورِالايمن وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيّاً۔"[22]

"اور یاد کرو کتاب (قرآن) میں موسیٰ علیہ السلام کو کہ وہ چنا ہوا بندہ اور رسول و نبی تھا اور ہم نے طور کی داہنی طرف سے انہیں آواز دی اور سرگوشی کے لئے انہیں نزدیک بلایا"۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسىٰ."[23]

"اور کیا تجھ کو موسیٰ کا واقعہ معلوم ہوا"۔

اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ سے کلام کرنا قرآن میں اس طؓ مذکور ہے:

"وكلّمَ اللهُ موسىٰ تَكْلِيمًا۔[24]

"اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا"۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر تورات نازل کی جس کی تصدیق قرآن مجید میں ملتی ہے:

"اِنَّا اَنْزلنَا التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ۔"[25]

"بے شک ہم نے تورات نازل فرمائی اس میں ہدایت اور نور ہے"۔

درج بالا میں حضرت موسیٰ کا تذکرہ قرآن کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اور رسول تھے۔ حضرت موسیٰؑ کا اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذات نے خود آپؑ سے کلام کیا اور آپؑ کی یہ صفت آپ کو دیگر انبیاءؑ سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت موسیٰؑ از روئے احادیث:

حضرت موسیٰؑ کی سوانح اور کردار کو اگر احادیث نبویہ ﷺ کی رو سے دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے اور رسول ہیں جن سے عالم کونین حضرت محمد ﷺ نے معراج کے موقع پر ملاقات کی۔ نبی کریم ﷺ نے آپؑ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"رَاَيْتُ مُوسىٰ وَاِذا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَاَ نَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَ ةَ۔"[26]

---

[22] Maryam: 1,2/19

[23] ṭaha: 9/20

[24] Al-nisā’: 164/4

[25] Al-mā’idah: 44/5

[26] Bukhārī, kitāb al-anbiyā’, bāb qaul allal ta‘ālā (wa hal ātākā ḥadīth mōsā, 3394

"میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوہ میں سے ہوں"۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ایک اور موقع پر حضرت موسیٰؑ کے مقام کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔"[27]

"حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شب معراج کو سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے میرا گزر ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔"

نبی محترم ﷺ نے حضرت موسیٰؑ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"النّاسُ يصْعَقُوْنَ يوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَاَ كُوْنَ اَوَّلُ مَنْ يُفِيْقُ، فَاِذَا اَنَا بِمُوْسیٰ آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ اْلعَرْشِ، فَلاَ اَدْرِیْ اَفَاقَ قَبْلِیْ، اَمْ جُوْزِیَ بِصَعْقَةِ الطُّوْرِ۔[28]

"قیامت کے دن سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں۔ اب مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے ہوں گے یا انہیں کوہِ طور کی بے ہوشی کا بدلہ ملا ہو گا"۔

اسی سلسلے میں مزید ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"**عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ، وَرَاَیْتُ سَوَادًا كثِيرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ، هَذَا مُوْسَى فِي قَوْمِهِ۔**"[29]

"میرے سامنے تمام امتیں لائیں گئیں اور میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی جماعت آسمان کے کناروں پر چھائی ہوئی ہے پھر بتایا گیا کہ یہ اپنی قوم کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں"۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"**لَا تُخَيِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسیٰ۔**"[30]

"مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دیا کرو۔ "

حضرت موسیٰؑ کا تعارف بقول علماء اسلام:

حضرت موسیٰؑ ایک ایسی ہستی ہیں جن کا شمار اولوالعزم انبیاء کرامؑ میں ہوتا ہے۔ تاریخ نگاروں نے اُن کی زندگی کے مختلف گوشوں کو رقمطراز کیا ہے جیسا کہ ابوالحسن ندویؒ (م1999ء) فرماتے ہیں:

"موسیٰ علیہ السلام مصر کے گھٹن ذرہ ماحول میں پیدا ہوئے جس کا حال مایوس کن اور مستقبل تاریک تھا محدود وسائل اور ایک چھوٹی جماعت کے ساتھ اپنے سے طاقت ور دشمن کا سامنا کرنا پڑا اور بنی اسرائیل ایک ایسی بد بخت قوم تھی جس کا انجام پہلے سے طے شدہ تھا۔"[31]

[27]Imām muslin bin ḥajāj, al-jāma'y al-ṣaḥīḥ, kitāb al-faẓā'l, bāb: man faẓā'l mōsā, 1845

[28]Bukhārī, al-jāma'y al-ṣaḥīḥ, bāb: qaul allah tālā, 3398

[29]Bukhārī, al-jāma'y al-ṣaḥīḥ, bāb: wafāt mōsā wa dhikrī ba'da, 3410

[30]Bukhārī, al-jāma'y al-ṣaḥīḥ, kitāb al-anbiyā', 3408

[31]Syed abō al-ḥassan nidwī, manṣab nabōwat aur us ke ā'lmī maqam ḥāmlīn (Karāchī: majlis nashriyāt islām, 1976), 144/2

محمود احمد غضنفرؒ حضرت موسیٰؑ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"قرآن نے جن انبیاء کرام کو اولوالعزم انبیاء کہا ہے ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام معجزانہ شخصیت کے مالک ہیں اور آپ آلِ یعقوب سے ہیں۔ آپ کے والد کا نام عمران بن قاھث اور والدہ کا نام ایاذخت ہے حضرت ہارون علیہ السلام آپ کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ کا زمانہ سولھویں صدی قبل مسیح کا ہے اور آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 1520 سال پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت موسیٰ کا سلسلہ نسب یہ ہے موسیٰ بن عمران بن قاھث بن عاذر بن طروی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام۔"[32]

محمد یوسف خان حضرت موسیٰؑ کے ابتدائی احول، طفولیت کی جہات، جوانی کے واقعات و معجزات اور مابعد نبوت کے احوال کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے فرعون مصر جس کا نام راعمیس تھا اس کا خواب دیکھنا، پھر لڑکوں کے قتل کا حکم صادر کرنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زندہ بچ جانا، فرعون کے گھر میں اس کیبیوی کے زیر سایہ پرورش پانا، جوان ہونے پر قبطی کے حادثاتی قتل کا واقعہ پیش آنا، اور مصر چھوڑ کر مدین چلے جانا وہاں حضرت شعیب علیہ السلام سے ملاقات اور دس سال تک ان کی خدمت کرنا، ان کی بیٹی سے شادی کرنا، پھر نبوت کا ملنا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے معجزات عطا کئے جانا، فرعون کا مقابلہ بازی کا رویہ اختیار کرنا، جادو گروں پر ایمان لے آنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو لے کر بنی اسرائیل سے روانہ ہونا، سمندر کا پھٹ جانا، فرعون کا لشکر سمیت غرق ہو جانا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام وادی سینا کی طرف جانا، گرمی کی شدت میں اللہ تعالیٰ سے پانی طلب کرنا، پتھر سے بارہ چشموں کا جاری ہو جانا، بادلوں کا سایہ، من و سلویٰ کا نزول، بنی اسرائیل کا سبزیوں کا مطالبہ اور بچھڑے کی پوجا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے یہ وہ اہم واقعات ہیں جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں تورات ان کو صحت کے ساتھ پیش کرنے سے معذور ہے۔"[33]

مولانا یوسف خان کے اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی زندگی نہایت تقویٰ کے ساتھ گزاری اور فرعون کی فرعونیت سے بچتے ہوئے اللہ کی بندگی کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں معجزات سے نوازا۔ آپؑ کا کردار تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔

خلاصہ بحث:

اس فصل میں حضرت موسیٰ کے کردار کی تصویر کشی کی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں اور اولوالعزم انبیاء کرام میں سے تھے۔ آپؑ کو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کیا گیا۔ قرآن کریم میں متعدد آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کا تذکرہ فرمایا ہے جس سے آپؑ کی شان و عظمت میں رفعت پیدا ہوتی ہے۔ اور آپؑ کا مقام و رتبہ مزید بلند ہو جاتا ہے جب تاجدار ختم نبوت ﷺ کی زبانی آپؑ کے حال واحوال بیان ہوتے ہیں۔ آپؑ کا تعلق یہودی مذہب سے ہے اس لیے اس فصل میں یہودیت کی تاریخ کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ

[32] Meḥmōd aḥmad ghaḍanfar, Hayāt anbiyā' (Lāhōr: na'mānī kutab khānah, 2008), 208

[33] Muḥammad yousaf khan, taqābul adyān (Lāhōr: maktabah bait al-u'lōm),304

یہودی مذہب دنیا کے قدیم ترین اور بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب ہے۔ علماء یہود کے کردار کو بیان کرتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ اُن کا سب سے بڑا قصور یہ تھا کہ انہوں نے کتاب اللہ کے علم کی اشاعت کرنے کی بجائے اُسے ربیّوں اور مذہبی پیشہ وروں کے ایک محدود طبقے میں مقید رکھا۔ ان لوگوں نے صرف اتنا ہی نہیں بلکہ کلام الٰہی کے معنی کو اپنی خواہشات کے مطابق بدل ڈالا۔ اس لیے یہودیت کی طرف اللہ تعالٰی نے آپؑ کو معبوث فرمایا اور پھر آپؑ نے اللہ تعالٰی کے حکم کے پیش نظر بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔ اور انہیں اللہ تعالٰی کی بندگی کی طرف قائل کیا۔